نماز میں قرآنِ کریم کو پکڑ کر قراءت!

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نماز میں عموماً زبانی قراءت کی جاتی ہے، تاہم نماز میں مصحف ہاتھ میں پکڑ کر بھی تلاوت کی جا سکتی ہے۔ اسلاف امت رحمہم اللہ اسے جائز سمجھتے تھے۔ اسی طرح اگر سامع حافظ نہ ہو تو وہ بھی ایسا کر سکتا ہے۔

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

كَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عِنْدَهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان رحمہ اللہ ان کی امامت قرآنِ مجید سے دیکھ کر کرتے تھے۔''

(صحیح البخاري: ۱ /۹٦تعلیقا ، مصنف ابن ابی شیبة : ۲/۳۳۷، کتاب المصاحف لابن ابی داؤد : ۷۹۷، السنن الکبرٰی للبیهقی : ۲ /۲۵۳، وسندهٗ صحیحٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الاحکام: ۵۵۰) نے اس کی سند کو ''صحیح'' اور حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق: ۲۹۱) نے اس روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

② امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُحَمَّدٌ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ، يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

''امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے کہ آدمی امامت کروائے اور قراءت قرآنِ مجید سے دیکھ کر کرلے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : ۲/ ۳۳۷، وسندهٗ صحیحٌ)

③ امام شعبہ رحمہ اللہ، امام حکم بن عتیبہ تابعی رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ رمضان میں قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کرنے کی رخصت دیا کرتے تھے۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۲/۳۳۷، وسندهٗ صحیحٌ)

④ امام حسن بصری تابعی رحمہ اللہ اور امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز میں قرآنِ مجید پکڑ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۲/۳۳۷، وسندهٗ صحیحٌ)

⑤ امام عطاء بن ابی رباح تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حالتِ نماز میں قرآنِ مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۲/۳۳۷، وسندهٗ صحیحٌ)

⑥ امام یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَرٰی بِالْقِرَاءَ ةِ مِنَ الْمُصْحَفِ فِي رَمَضَانَ بَأْسًا.

''میں رمضان میں قرآنِ مجید سے دیکھ کر قرائت کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتا۔''

(کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد : ۸۰۵، وسندهٗ حسنٌ)

⑦ محمد بن عبداللہ بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے قرآنِ مجید سے دیکھ کر امامت کرانے کے بارے میں پوچھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَمْ یَزَلِ النَّاسُ مُنْذُ کَانَ الْإِسْلَامُ، یَفْعَلُونَ ذٰلِكَ .

''اسلام کے شروع سے لے کر ہر دور میں مسلمان ایسا کرتے آئے ہیں۔''

(کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد : ۸۰٦، وسندهٗ حسنٌ)

⑧ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو رمضان میں قرآنِ مجید ہاتھ میں پکڑ کر امامت کراتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، وَإِذَا اضْطَرُّوا إِلٰى ذٰلِكَ

''مجبوری ہوتو ایسا کرنے میں حرج نہیں ہے۔''

(کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد : ۸۰۸، وسندہٗ صحیحٌ)

⑨ امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُصَلِّي، وَالْمُصْحَفُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَإِذَا تَرَدَّدَ نَظَرَ فِيهِ.

''امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نماز پڑھتے تو قرآنِ مجید ان کے پہلو میں پڑا ہوتا۔ جب بھولتے تو اس سے دیکھ لیتے تھے۔''

(مصنف عبد الرزاق : ۴۲۰/۲، ح : ۳۹۳۱، وسندہٗ صحیحٌ)

⑩ امام ثابت البنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَنَسٌ يُصَلِّي، وَغُلَامُهُ يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ خَلْفَهُ، فَإِذَا تَعَايَا فِي آيَةٍ فَتَحَ عَلَيْهِ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تو ان کا غلام ان کے پیچھے قرآنِ مجید پکڑ کر کھڑا ہوجاتا، جب آپ کسی آیت پر رک جاتے تو وہ لقمہ دیتا۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۳۳۷/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی : ۲۱۲/۳، وسندہٗ صحیحٌ)

ثابت ہوا کہ قرآنِ مجید ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس کے خلاف سلف سے کچھ ثابت نہیں۔ فاسد کہنے والوں کا نظریہ مبنی بر خطا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی فتح الباری (۲/ ۱۸۵) کی تحقیق میں اس کو بوقتِ ضرورت جائز قرار دیا ہے۔

مانعین کے دلائل:

بعض حضرات نماز میں قرآن ہاتھ میں پکڑ کر تلاوت سے منع کرتے ہیں، انہوں نے مندرجہ اس پر بعض روایات سے استدلال لئے ہیں، ذیل میں ان کے استدلال کا علمی تجزیہ کیا جاتا ہے:

۞ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں قرآنِ کریم ہاتھ میں پکڑ کر امامت کرانے سے منع فرمایا۔''

(کتاب المصاحف : ۷۷۲)

تبصرہ:

سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے:

① نہشل بن سعید راوی ''متروک'' اور ''کذاب'' ہے۔

(تقریب التهذیب : ۷۱۹۷، میزان الاعتدال : ٤ /۲۷۵)

② ضحاک بن مزاحم کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں ہے۔

(تفسیر ابن کثیر : ٥ /۲۳٦، التلخیص الحبیر لابن حجر : ۱ /۲۱، العجاب فی بیان الاسباب لابن حجر : ص ۱۰٤)

۞ سلیم بن حنظلہ بکری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

أَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَؤُمُّ قَوْمًا فِي مُصْحَفٍ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ.

''آپ رحمہ اللہ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا، جو مصحف سے دیکھ کر امامت

کروا رہا تھا، تو آپ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر ماری۔''

(كتاب المصاحف لابن أبي داود، ص 452)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① سلیم بن حنظلہ مجہول الحال ہے، صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے توثیق کی ہے۔

② سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تنبیہ:

''المصاحف'' کے نسخ میں سلیم بن حنظلہ کی بجائے سوید بن حنظلہ ہے، یہ تصحیف ہے۔

امام بخاری (التاریخ الکبیر: ۱۲۲/۴)، امام ابو حاتم (الجرح والتعدیل: ۲۱۲/۴)، امام ابن حبان (۳۳۲/۴) رحمہم اللہ وغیرہم کے نزدیک سلیم بن حنظلہ ہے۔ عیاش عامری، سلیم کے شاگردوں میں ہے، نہ کہ سوید بن حنظلہ کے۔

بعض ائمہ کے اقوال

اس سلسلے میں بعض ائمہ کے اقوال بھی وارد ہوئے ہیں، جن میں مصحف ہاتھ میں پکڑ کر نماز کی ممانعت کا مضمون وارد ہوا ہے، ان اقوال کا مختصر جائزہ ملاحظہ ہو:

① سعید بن مسیّب (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲۴/۲) اور حسن بصری (أیضاً) کا قول قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

② مجاہد (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲۴/۲) کا قول لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

③ امام شعبی (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲۴/۲) کا قول جابر جعفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

④ ربیع بن انس (المصاحف لابن ابی داود، ص۴۵۴) کا قول بھی ثابت نہیں، کیونکہ ابوجعفر عیسی بن ابی عیسیٰ کی روایت ربیع بن انس سے ضعیف ہوتی ہے۔

تنبیہ

حماد بن ابی سلیمان، قتادہ اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ نماز میں مصحف سے قراءت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

ان دونوں بزرگوں کے قول کو غیر اضطراری حالت پر محمول کیا جائے گا کہ جب قرآن کریم حفظ وضبط ہونے کے باوجود ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کرے، تو مکروہ ہے۔

یوں تمام اقوال میں جمع وتوفیق ہو جاتی ہے۔اس کی تائید امام مالک رحمہ اللہ کے مندرجہ بالا قول سے بھی ہوتی ہے کہ ”مجبوری ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

یوں امام زہری کا دعویٰ اجماع صحیح ثابت ہو جاتا ہے۔ہم بھی بلا وجہ قرآن کریم ہاتھ میں پکڑ کر نماز میں قراءت کو مکروہ سمجھتے ہیں، البتہ اضطراری حالت میں جائز ہے۔

فائدہ:

احناف کی بعض کتب میں مندرج ہے:

لِذٰلِكَ قَالَ مَشَايِخُنَا فِيمَنْ صَلّٰى، وَفِي كُمِّهٖ جَرْوُ كَلْبٍ أَنَّهٗ تَجُوزُ صَلَاتُهٗ، وَقَيَّدَ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْهِنْدُوانِيّ الْجَوَازَ بِكَوْنِهٖ مَسْدُودَ الْفَمِ.

''اسی لیے ہمارے مشائخ کہتے ہیں کہ جو اپنی آستین میں پلا (کتیا کا بچہ) رکھ کر نماز پڑھ لے، تو اس کی نماز درست ہے، فقیہ ابوجعفر ہندوانی کا کہنا ہے کہ یہ جواز تب ہے، جب کتے کا منہ (کپڑا لپیٹ کر) بند کیا ہوا ہو۔''

(بدائع الصنائع : ۱ /۷٤، الدر المختار مع كشف الاستار : ۱ /۳۸، رد المحتار : ۱ /۱۵۳، حاشية الطحطاوی علی الدر المختار : ۱ /۱۱٤ـ۱۱۵، البحر الرائق لابن نجيم : ۱ /۱۰۱ـ۱۰۲، فيض الباری از انور شاه كشميری ديوبندی : ۱ /۲۷٤، مجموعه رسائل از مهدی حسن شاهجهانپوری ديوبندی : ۲٤۰)

یہ ایک مبنی برخطا نظریہ ہے، امت میں کوئی عالم دین کتا اٹھا کر نماز پڑھنے کا قائل نہیں رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .

''جو شخص ہمارے اس دین میں ایسی چیز نکالے، جس کا وجود اس میں نہ ہو، وہ باطل ہے۔''

(صحيح البخاری : ۱ /۳۷۱، ح : ۲٦۹۷، صحيح مسلم : ۲ /۷۷، ح : ۱۷۱۸)

مشتاق علی شاہ صاحب نے ایک کتاب شائع کی ہے ''فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات'' مکتبہ فاروقیہ، ۸ گوبندگڑھ، گوجرانوالہ، پاکستان۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۳۰۸ پر اس نے فقہ حنفی پر ایک غیر حنفی کا اعتراض نقل کیا ہے کہ حنفیوں کے نزدیک ''اگر بڑے کتے کو بھی بغل میں دبائے ہوئے نماز پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔''

مشتاق علی شاہ صاحب کے ممدوح محمد شریف کوٹلوی صاحب نے اس کے تین جوابات دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے:

''رسولِ کریم ﷺ اپنی نواسی امامہ بنتِ زینب کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔''(فقہ

حنفی پر اعتراضات کے جوابات: ص ۳۰۹)

والے حیرت کہ سوال کتے کے بارے میں تھا اور جواب میں پیارے نبیٔ اکرم ﷺ کی پاک نواسی کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

فائدہ ثانی:

احناف کی بعض کتب میں لکھا ہے:

إِذَا قَرَأَ الْمُصَلِّي مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، لَوْ نَظَرَ إِلٰى فَرْجِ الْمُطَلَّقَةِ عَنْ شَهْوَةٍ، يَصِيرُ مُرَاجِعًا، وَلَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ، لَوْ نَظَرَ الْمُصَلِّي إِلٰى فَرْجِ امْرَأَةٍ بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا وَابْنَتُهَا، وَلَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ

''جب نمازی قرآنِ مجید پکڑ کر قراءت کرے تو امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق نماز فاسد ہو جاتی ہے، لیکن اگر طلاق شدہ عورت کے شرمگاہ کو شہوت کی نظر سے دیکھے تو رجوع ہو جائے گا، نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔ اگر نمازی کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھتا ہے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی، نماز فاسد نہیں ہوگی۔''

(فتاوی قاضی خان : ۱ /٦٥، فتاوی عالمگیری : ۱ /۱۰۱، الفتاوی التاتارخانیه : ۱ /٥٩٤، الاشباہ والنظائر لابن نجیم : ۲ /۳۰۷)

اسی طرح احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

''اگر عورت کو طلاق رجعی دی تھی، ہنوز عدت نہ گزری تھی۔ یہ نماز میں تھا کہ عورت کی فرجِ داخل (شرمگاہ کے اندرونی حصے) پر نظر پڑ گئی اور شہوت پیدا

ہوئی، رجعت ہوگئی اور نماز میں فساد نہ آیا۔‘‘ (فتاوی رضویہ ۱۰ ۴۷)

تبصرہ:

یہ انتہائی قبیح قول ہے، ایسے نظریات سے بچنا چاہیے۔

الحاصل:

بوقتِ ضرورت قرآنِ مجید ہاتھ میں پکڑ کر قرائت کی جاسکتی ہے۔ فاسد کہنے والوں کا قول فاسد ہے۔